سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۸ اپریل بوقت ۱/۲ ۸ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں سمجھتا ہوں ہماری آخری فتح دُعا سے ہی ہو گی

اللہ تعالےٰ کے ماموروں کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے

"مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ زمانہ اس قسم کا آ گیا ہے کہ انصاف اور دیانت سے کام نہیں لیا جاتا اور بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں جن کے واسطے دلائل مفید ہو سکتے ہیں ورنہ دلائل کی پرواہ ہی نہیں کی جاتی اور قلم کام نہیں دیتا ہم ایک کتاب یا رسالہ لکھتے ہیں، مخالف اس کے جواب میں لکھنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے مَیں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہو گی۔ اور انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ یعنی جب ایسا وقت آ جاتا ہے کہ انبیاء اور رسل کی بات لوگ نہیں مانتے تو پھر دعا کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے مخالف متکبر و سرکش آخر نامراد اور ناکام ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا اس سے بھی مسیح موعود کی دعاؤں کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ نزول از آسمان کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اسے رد نہیں کر سکتا۔ آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جائیگی۔ کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے، مگر مسیح موعود کی دعائیں اس کو ہلاک کر دیں گی۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۲ تا ۳۲۴)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مکرم مولوی غلام احمد صاحب آف بدوملہی ۲۹ اپریل کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ـــــ مکرم مولوی غلام احمد صاحب آف بدوملہی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۴ء بروز بدھ چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہوں گے۔ مقامی احباب بروقت اسٹیشن پر تشریف لا کر مکرم مولوی صاحب کو نیک دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

وقفِ جدید ایک اہم تحریک ہے

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وقفِ جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی اپنی جماعتوں کے وعدہ جات کی فہرستیں جلد روانہ فرمائیں۔ اسی طرح وصول شدہ چندے جلد روانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف ابن حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گردے کا مورخہ ۲۸ اپریل بروز سہ شنبہ میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہو رہا ہے۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کا اپریشن کامیاب فرمائے۔ اور ان کو صحت عطا فرمائے آمین

صاحبزادہ جمیل لطیف ابن صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام امتحان } لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام "لیکچر سیالکوٹ" اور دوسرا سیپارہ باترجمہ کا امتحان ۷ جون کو صبح ۸ بجے منعقد ہو گا۔ تمام لجنات کی صدر صاحبات جلد از جلد شامل ہونے والی ممبرات کی تعداد سے مطلع فرمائیں (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مسجد احمدیہ ہیگ (ہالینڈ) میں عید الاضحیٰ کی تقریب

نماز عید محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی

دی ہیگ (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد ہالینڈ مطلع فرماتے ہیں کہ ہیگ کی احمدیہ مسجد میں عید الاضحیٰ کی تقریب مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء کو پورے اہتمام سے منائی گئی نماز عید عالمی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ عید میں آپ نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دینے کے سلسلہ میں اسوہ ابراہیمی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور عید الاضحیٰ کی اہمیت واضح فرمائی۔ نماز عید میں مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے والے جن مسلمانوں نے شرکت کی۔ ان کی تعداد سات سو سے بھی زیادہ تھی۔

نماز عید کے بعد ایک استقبالیہ دعوت کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس میں ہیگ میں سربرآوردہ لوگوں کے علاوہ پاکستان اور انڈونیشیا کے سفارتی نمائندوں نے بھی شرکت فرمائی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ربوہ وہ مقام ہے جہاں پر تم محض خدا تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر کے آباد ہوئے ہو

یہاں پر رہنے والوں کا فرض ہے کہ وہ اس مقام کی تقدیس کو ہر لمحہ مدِ نظر رکھیں

اور

اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی خدمتِ دین اور بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے وقف کر دیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
کسی فارسی شاعر نے کہا ہے ؎

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد

لیکنے

ہر بات کا ایک محل ہوتا ہے

اور ہر نکتہ ایک مقام رکھتا ہے۔ جب کوئی بے محل بات کی جائے تو وہ طبیعتوں پر گراں گزرتی ہے اور جب کوئی بے موقعہ نکتہ بیان کیا جائے تو وہ بھی شاق گزرتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی محل کے مطابق کوئی ضرورت ہو اور وہ پوری نہ کی جائے تو وہ بھی طبیعتوں پر گراں گزرتی ہے اور اگر کسی جگہ کوئی نکتہ بیان کرنے کی ضرورت ہو اور وہ بیان نہ کیا جائے تو بھی طبیعتیں اسے پسند نہیں کرتیں۔ یہ ایک شاعر کا کلام ہے لیکن یہ کلام اپنے اندر ایک حکمت رکھتا ہے۔ اس کے اندر

ایک صداقت

بیان کی گئی ہے جس کا انکار انسانی عقل اور سمجھ نہیں کر سکتی۔ کوئی بات جو بے موقعہ کہی جائے طبائع اسے ناپسند کرتی ہیں اور اسے بے وقوفی حماقت یا بچپن قرار دیتی ہیں۔ مثلاً تم مسجد میں نماز کے لئے جمع ہو اور سارے کے سارے قبلہ رو ہو کر بیٹھے ہو خطبہ ہو رہا ہے اور اس کے مناسبِ حال تم خاموش بیٹھے ہو اور عبادت کے پیشِ نظر تم ذکرِ الٰہی کر رہے ہو اور دینی خیالات تمہارے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ تو یہ نظارہ دیکھ کر ہر ایک کے دل پر نیک اور اچھا اثر ہوگا لیکن یہاں سے اٹھا کر اگر تمہیں میدانِ جنگ میں لے جایا جائے اور وہاں تم اسی طرح بیٹھ جاؤ تو تمہاری یہی حرکت جو یہاں پسندیدہ ہے وہاں ناپسندیدہ ہو جائے گی۔ مثلاً اگر دشمن مشرق کی طرف ہے اور تم مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاؤ۔ اور

ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو جاؤ

تو کوئی شخص تمہیں یہ نہیں کہے گا کہ تم مومن ہو یا تمہارا ایمان کامل ہے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ تم بڑے بیوقوف ہو۔ یا مثلاً کھیل کے میدان میں نوجوان کھیلنے جاتے ہیں تو بڑی عمر کے لوگ بھی ان کی حوصلہ افزائی اور کھیل سے لطف اندوز ہونے کے لئے وہاں چلے جاتے ہیں۔ کھیل کے میدان میں فٹ بال دکھا ہوتا ہے ایک لڑکا دوڑتا آتا ہے اور اسے زور سے پیر مارتا ہے۔ اس کے دوڑنے کے طریق کو لوگ پسند کرتے ہیں اور جس شان سے وہ پیر اٹھاتا ہے لوگ اسے بھی پسند کرتے ہیں اور جس طرح وہ فٹ بال کو پیر لگاتا ہے اسے بھی پسند کرتے ہیں لیکن اگر ہم نماز کے لئے بیٹھے ہوں اور کوئی شخص دوڑتا آئے اور وہ اپنا پیر اٹھا کر زور سے کسی شخص کی پیٹھ پر مارے تو کوئی شخص اس کی حرکت پر واہ وا نہیں کہے گا بلکہ ارد گرد کے لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور کہیں گے کوئی پاگل آ گیا ہے۔ اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ شخص پاگل نہیں تو وہ اسے ناشائستہ اور بدتہذیب قرار دیں گے۔ حرکت وہی ہے جو ایک کھلاڑی کی ہے لیکن اس پر کوئی شخص تحسین و مرحبا نہیں کہتا بلکہ لوگ اسے بے وقوف، پاگل یا بدتہذیب قرار دیتے ہیں اور ناشائستہ کہتے ہیں۔ زکوٰۃ کتنی ضروری چیز ہے۔

بنی نوع انسان کی ہمدردی

اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کو نا پسندیدہ امر سمجھا گیا ہے اور اسے دین کا جزو قرار دیا گیا ہے لیکن اس کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو بالکل بھی نہ کھول دو اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں اپنا سب کچھ دے دینا اور اس کا یہ نتیجہ ہونا کہ رشتہ دار دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں کوئی نیکی نہیں۔ پس ہر چیز موقعہ کے لحاظ سے اچھی ہوتی ہے۔ کھیل کی جگہ کھیل ہو عبادت کی جگہ عبادت ہو۔ کھیل کے میدان میں جاؤ تو بے شک کھیلو کودو لیکن اگر عبادت کی جگہ میں آؤ تو عبادت میں لگ جاؤ نماز کے وقت تو نماز ہوتی ہی ہے لیکن اگر نماز کے وقت کے بعد بھی تم مسجد میں جاؤ تو یہی حکم ہے کہ ادب سے بیٹھو اور ذکرِ الٰہی کرو۔ یہ مقام یعنے (ربوہ) جس کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے بطور

مقام ہجرت چُنا ہے

یہ بھی ایسے ہی مقامات میں سے ہے جن کی مثال ایک مسجد کی سی ہے اور اس جگہ جب کوئی شخص آکر بستا ہے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد پڑھا ہوا ہو یا اَن پڑھ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس کی اہمیت کو مدِ نظر رکھ کر اپنی زندگی گزارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ہجرت کئی قسم کی ہوتی ہے

کوئی ہجرت ایسی ہوتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے لئے ہجرت کر کے جاتا ہے پس وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہی اپنی زندگی وقف کرتا ہے اور کوئی ایسی ہجرت ہوتی ہے کہ انسان کسبِ مال کے لئے ہجرت کرتا ہے اس پر وہ اپنے اوقات کو کسبِ مال کے لئے ہی خرچ کرتا ہے۔ پھر کوئی ہجرت ایسی ہوتی ہے کہ انسان کو کوئی عورت پسند آجاتی ہے تو وہ اس کے حصول کی کوشش کے لئے ہجرت کر کے جاتا ہے پس وہ ہر وقت اسی دھن میں لگا رہتا ہے کہ لڑکی والے اس پر خوش ہو جائیں۔ اور اسے رشتہ مل جائے پس جس کام کے لئے انسان اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے۔ وہ اپنا وقت اس کے مطابق خرچ کرتا ہے جب وہ اس کام کے مطابق اپنا وقت خرچ نہیں کرتا تو اسے لغو اور بیہودہ قرار دیا جاتا ہے۔ اب جو ہجرت دین کے لئے ہوتی ہے اور جو مقام مقامِ دین قرار پاتا ہے وہ سارے کا سارا ایک قسم کا مسجد کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔

خانہ کعبہ کو لے لو

وہ تو مسجد ہے ہی لیکن خود مکہ میں رہنا بھی ایک قسم کا مسجد میں رہنا ہے جو شخص مکہ میں رہے اس کا فرض ہے کہ اپنے فارغ اوقات کو عبادت میں لگائے مسجد نبوی بھی ایک مسجد ہے لیکن جو شخص اس کے ماحول میں رہتا ہے اس سے بھی یہ امید کی جائے گی کہ وہ سمجھے کہ وہ مسجد میں رہ رہا ہے کیونکہ ہر جگہ کے مناسبِ حال انسان کے اندر خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ماحول نیک ہے تو اس کے مطابق انسان کے اندر نیک خیالات پیدا ہوں گے۔ مثلاً کوئی میت پڑی ہو تو اس کے ارد گرد خاموش رہنا اور ہنسی مذاق نہ کرنا

اخلاق کا ایک ضروری حصہ ہے

اس ماحول کو دیکھ کر ہر نئے آنے والے کے اندر دعا کی تحریک پیدا ہوتی ہے لیکن اگر کوئی لاش پڑی ہو اور اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ ہاتھ پر ہاتھ مار رہے ہوں اور قہقہے لگا رہے ہوں تو یہ امید کرنا غلط ہوگا کہ باہر سے آنے والا اس ماحول سے متاثر ہو کر اپنے اندر غم کی کیفیت پیدا کرے گا۔ بلکہ اس قسم کے ماحول کو دیکھ کر نیا آنے والا شخص حیران ہو جائے گا۔ یا اسے دیکھ کر اس طرف متوجہ ہوئے بغیر گزر جائے گا۔

اسی طرح کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو اور ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ رونے لگ جائیں تو آنے والا خیال کرے گا کہ یا تو بچہ مردہ پیدا ہوا ہے۔ یا پیدا تو زندہ ہوا تھا لیکن بعد میں مر گیا ہے یا ماں مر گئی ہے۔ وہ وہاں آکر نہیں کہے گا کہ مبارک ہو کہ انسان ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

سنایا کرتے تھے کہ کوئی فاکرہ یہ تھی جو کسی بادشاہ کے محل میں کام کیا کرتی تھی۔ ایک دن وہ محل سے نکلی اور دربار میں آکر صفائی کرنے لگی۔ وہ صفائی کر رہی تھی کہ اچانک اسے کوئی خیال آگیا اور وہ دیوار سے سر پر رکھ کر رونے لگ گئی۔ اتنے میں اسباب رکھنے والے نوکر آئے۔ اور انہوں نے اس فاکرہ کو روتے دیکھا تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ محل کے اندر کام کرتی ہے۔ شاید محل میں کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ اس لئے رو رہی ہے ہمیں اس حادثہ کا علم نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں بے وفا خیال کر لیا جائے۔ انہوں نے بھی گھٹنوں پر اپنے سر رکھے۔ اور رونا شروع کر دیا۔ اتنے میں چوبدار آئے۔ اور انہوں نے دیکھا کہ سب نوکر رو رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے بھی خیال کیا کہ ہمیں

محل کے پورے حالات

سے خبر نہیں ہو سکی، شاید اندر کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سب لوگ رو رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے متعلق یہ خیال کر لیا جائے کہ ہم سب بے وفا ہیں۔ اس خیال کے آنے پر انہوں نے بھی دیواروں پر سر رکھے اور رونا شروع کر دیا۔ پھر چھوٹے درباری آئے۔ انہوں نے جب ان سب کو روتے دیکھا تو خیال کر لیا۔ کہ شاید محل میں کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ ہم نے محل کے حالات سے پوری طرح خبر نہیں رکھی۔ چنانچہ انہوں نے بھی آنکھوں پر رومال رکھے اور رونا شروع کر دیا۔ اتنے میں بڑے وزیر آگئے۔ انہوں نے بھی جب سب درباریوں کو روتے دیکھا تو ان سے

رونے کی وجہ

پوچھنے کی جرأت نہ کی۔ اور خیال کیا کہ اگر وہ نہ روئے تو یہ خیال کر لیا جائے گا کہ یہ لوگ محل کے حالات سے اس قدر بے خبر ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں کہ رات کو محل میں کیا حادثہ ہوا ہے۔ اس لئے انہوں نے بھی آنکھوں پر رومال رکھ لئے اور رونے کی شکل بنالی۔ اتنے میں سب سے بڑا وزیر آیا۔ وہ نسبتہً سمجھدار تھا وہ رویا

نہیں خاموش رہا۔ اور ایک وزیر کے پاس کرسی پہ بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگا کہ آخر ہوا کیا ہے۔ جس کی وجہ سے تم رو رہے ہو۔ اس وزیر نے کہا مجھے تو کوئی پتہ نہیں۔ میں نے اپنے پاس والے وزیر کو روتے دیکھا تو میں نے بھی اپنی آنکھوں پر رومال رکھ لیا تا کہ مجھے بے وفا خیال نہ کر لیا جائے۔ تب اس نے ساتھ والے وزیر سے پوچھا کہ

تمہارے رونے کا کیا سبب ہے

تو اس نے بھی یہی کہا کہ مجھے علم نہیں۔ میں نے ان سب کو روتے دیکھا تو آنکھ پر رومال رکھ لیا۔ تا دیکھنے والے مجھے بے وفا خیال نہ کریں۔ ورنہ میں رو نہیں رہا۔ ہوتے ہوتے بات فاکرہ تک جا پہونچی۔ اس سے دریافت کیا کہ تم کیوں رو رہی تھی۔ تو اس نے کہا محل میں تو کوئی واقعہ نہیں ہوا تھا۔ میں نے ایک سور کا بچہ پال رکھا تھا۔ وہ مر گیا ہے۔ میں محل میں جھاڑو دے رہی تھی کہ مجھے وہ بچہ یاد آگیا۔ اس بچہ سے مجھے بہت محبت تھی۔ اس محبت کی وجہ سے میں رونے لگ گئی۔ تو دیکھو ماحول کا بھی ایک اثر ہوتا ہے۔ یہ ہے تو ایک لطیفہ لیکن

یہ ایک امر واقعہ ہے

کہ ایک مجلس میں چاہے لوگ رونے کی مشق ہی کر رہے ہوں۔ تم اس مجلس میں آجاؤ تو لوگوں کو روتا دیکھ کر خاموش ہو جاؤ گے۔ اور ظاہری طور پر غم کی کیفیت پیدا کر لو گے۔ پھر تسلی سے بیٹھ کر انہیں سمجھاؤ گے کہ صبر سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ قہقہہ مار کر کہیں کہ ہم رونے کی مشق کر رہے تھے تو تم حیران ہو جاؤ گے۔ تو ماحول انسان کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اگر مسجد کا ماحول خراب ہو گا۔ تو مسجد میں جانے والوں کی حالت بھی خراب ہو گی۔ اگر

اگر مکہ میں رہنے والے

اپنی توجہ کو دین کی طرف نہ لگائیں۔ اور اپنے فارغ اوقات کو ذکر الٰہی میں خرچ نہ کریں تو خانہ کعبہ میں جا کر بھی وہ جذبہ اور رقت پیدا نہیں ہو گی۔ جو وہاں جا کر انسان کے اندر پیدا ہونی چاہیئے۔ اگر مدینہ والے اپنے فارغ اوقات کو ذکر الٰہی میں لگائیں اور اپنے اوقات کو لغویات میں ضائع کریں۔ تو لازمی بات ہے کہ مسجد نبوی میں جا کر بھی عبادت میں وہ لذت حاصل نہیں ہو گی۔ جو ہونی چاہیئے غرض انسان انسان کا

ماحول سے متاثر ہونا ضروری ہے

روتا ہوا انسان فوراً ہنستا نہیں اور نہ ہنسنے والا فوراً رو سکتا ہے۔ لہو و لعب سے تقویٰ کی زندگی فوراً نہیں ہوتی۔ نہ سنجیدہ حالت سے انسان فوراً غیر سنجیدہ بن جاتا ہے۔ پس جب اس مقام کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے مقام ہجرت کے طور پر چنا ہے۔ تو تم لوگوں پر فرض ہے کہ تم اپنے اوقات کو اس کے مطابق بناؤ۔

پچھلے سالوں میں مسلمان کتنی آفتوں میں سے گذرے ہیں۔ باپ کسی جگہ تھا۔ بھائی کسی جگہ تھا تو بہن کسی جگہ۔ ایک لمبے عرصہ تک بیوی کو خاوند کا اور خاوند کو بیوی کا پتہ نہ لگ سکا۔ ان تکلیف کے دنوں میں تم سب نے ایک جگہ پر رہنا تجویز کیا تو کیوں؟ صرف اس لئے کہ تم سمجھتے تھے کہ

تمہارے سپرد ایک ایسا فرض ہے

جس کو تم اکٹھے ہوئے بغیر ادا نہیں کر سکتے۔ گویا تم نے یہ تسلیم کر لیا کہ ہم سب نے خدمت دین کرنی ہے۔ اور خدمت دین اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک تم ایک جگہ پر اکٹھے نہ ہو جاؤ ایک دوسرے سے مشورہ نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔ اس لئے تم نے اس مقام کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی خدمت کے لئے چن لیا۔ یہی مقامات مقدسہ کی تعریف ہے کہ خدمت دین کے لئے انہیں چن لیا جاوے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جوتی بھی مقدس تھی۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مقدس تھا۔ اسی طرح جب

یہ مقام خدا تعالیٰ کے لئے

ہو گیا ہے۔ تو اس کے مکان اور اس کی گلیاں بھی مقدس ہیں۔ لیکن جب کوئی جگہ مقدس ہو جاتی ہے تو پہلی تقدیس اپنے ارادہ سے ہوتی ہے۔ اور دوسری تقدیس اللہ تعالیٰ کی قبولیت سے ہوتی ہے۔ پہلے تو ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ فلاں مقام ہم نے خدا تعالیٰ کو دے دیا ہے۔ جیسے حضرت مریم کی والدہ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اسے میں تیری راہ میں وقف کرتی ہوں۔ لیکن جب بیٹی پیدا ہوئی۔ تو اسے بھی

خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف

کر دیا۔ دوسری تقدیس اس وقت پیدا ہوئی۔ جب خدا تعالیٰ نے اسے قبول کر لیا۔ پس پہلی تقدیس وقف کرنے سے ہوتی ہے۔ اور دوسری تقدیس خدا تعالیٰ کے قبول کر لینے سے ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں مل کر تقدیس کو پورا کر دیتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے تقدیس دو طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔ اول۔ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی خبروں سے دوم۔ اس کی تائید اور نصرت سے۔ جب پہلی پیشگوئیوں اور خبروں میں یہ بات تھی کہ ایک ایسا مقام ہو گا جس کی طرف جماعت احمدیہ ہجرت کرے گی تو خدا تعالیٰ نے اس کی تقدیس کی خبر دے دی۔ پھر خدا تعالیٰ کا عمل بھی اس کی تصدیق کر رہا ہے۔ کتنے فتنے تھے جو جماعت کے خلاف اٹھے۔ اور پھر ان فتنوں میں خدا تعالیٰ نے

ربوہ کو کس طرح محفوظ رکھا

اور جماعت کے کام میں برکت دی۔ اور اسے خدمت کی توفیق بخشی۔ خدا تعالیٰ کا یہ فعل بتاتا ہے کہ اس نے جماعت کی قربانی کو قبول کر لیا۔ اور اس مقام کو مقدس بنا دیا ہے پس تم سب کو بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی اس جگہ کو عبادت کی جگہ بنانا چاہیئے۔ یہ شہر دوسرے شہروں کی طرح نہ ہو بلکہ اسے ایک خاص امتیاز حاصل ہو۔ جو وقت بچے اسے تم عبادت۔ بنی نوع انسان کی بہتری اس کی آسائش اور آرام کے ذرائع سوچنے اور ان کے مہیا کرنے میں لگاؤ کیونکہ

دین دو ہی چیزوں پر مشتمل

ہے (۱) خدا تعالیٰ کی معرفت، علم اور اس سے تعلق پیدا کرنا اور (۲) بندوں کی محبت۔ بندوں سے محبت اور ان کی خدمت کرنا خدا تعالیٰ کی صفات کا اظہار ہے۔ اگر کوئی شخص بنی نوع انسان سے محبت کرتا ہے۔ اور ان کی خدمت کرتا ہے تو وہ ربوبیت کی صفت کو ظاہر کرتا ہے گویا ربوبیت کو ظاہر کرنے کا کام ہی

شفقت علی خلق اللہ ہے

پھر خدا تعالیٰ رحمٰن ہے۔ اور معرفت تامہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان رحمٰن بنے۔ اب خدا تعالیٰ پر تو کوئی احسان نہیں کر سکتا انسان رحمٰن اسی طرح بن سکتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان پر احسان کرے۔ اور ان کی خدمت کرے۔ گویا انسان ربوبیت کی صفت کا اس وقت تک مظہر نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ بندوں کا رب نہ بنے۔ وہ

رحمانیت کا مظہر

نہیں بن سکتا جب تک کہ بندوں کے لئے رحمٰن نہ بنے۔ وہ ستاریت کا مظہر نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ بندوں کا ستار نہ بنے۔ وہ غفاریت کا مظہر نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ بندوں کے لئے غفار نہ بنے پس

معرفتِ تامہ کا لازمی نتیجہ

ہے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ ہم انہیں دو چیزیں کہہ دیتے ہیں لیکن دراصل ہیں یہ ایک ہی چیز یہ دونوں چیزیں ہر وقت تمہارے سامنے ہونی چاہئیں اور انہی کے مطابق تمہیں اپنی زندگی کو ڈھالنا چاہیئے۔ یہ کوئی نیکی نہیں کہ ہم نے خطبہ پڑھا یا تقریر کی تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور تم کانپ گئے لیکن جب گھر گئے تو پہلی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ مسجد میں آ گئے تو ربوہ بن گیا۔ گھروں میں گئے تو چونڈہ اور لائل پور بن گئے یہ دین نہیں بلکہ دین کے ساتھ تمسخر ہے۔ اگر تم اپنے ہمسایہ کے گھر جانا چاہو اور ایک قدم آگے رکھو اور دوسرا قدم پیچھے رکھو تو تم اپنے گھر میں ہی رہو گے ہمسائے کے گھر نہیں جا سکو گے اسی طرح اگر یہاں مسجد میں میرا خطبہ یا تقریر سن کر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن گھر جا کر تم پر پہلی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ تو

اس کی مثال ایسی ہی ہے

جیسے تم ایک قدم آگے رکھو اور ایک قدم پیچھے رکھو۔ جو شخص ایک قدم آگے رکھتا ہے اور ایک قدم پیچھے رکھتا ہے وہ آگے نہیں بڑھ سکے گا بلکہ وہیں رہتا ہے جہاں سے وہ چلا تھا۔ پس تم یہ پختہ عزم کرو کہ تم جب کوئی بات سنو تو وہ بات تم پر اثر کرے۔ پھر تم گھروں میں جاؤ۔ تو تمہارے گھروں میں۔ باورچی خانوں میں۔ سونے کے کمروں میں اور دفتر کے کمروں میں بھی تم پر وہی بات حاوی ہو جب وہ بات تم پر اس طرح حاوی ہو جائے گی تو وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ بن جائے گی۔ تم کپڑے اتار کر پھینک سکتے ہو لیکن اپنا سر اتار کر نہیں پھینک سکتے۔ اسی طرح۔ جو چیز تمہارے جسم کا ایک حصہ بن جائے گی اسے تم کبھی اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکو گے۔

صدر و سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں

تمام سیکرٹریان مال اس ضروری امر کو مدنظر رکھیں کہ حصہ آمد کی رقوم بھجواتے وقت تفصیل کی نقل دفتر بہشتی مقبرہ کو بھی براہ راست بھجوایا دیا کریں۔ صدر صاحبان اپنے طور پر اس بات کا التزام فرما دیں کہ حصہ آمد کی تفصیل کی نقل دفتر ہذا کو بھی باقاعدہ پہنچتی رہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل کوائف کے مطابق ہونی چاہیئے:۔

۱۔ موصی صاحبان کے نام بمعہ وصیت یا مسل نمبر

۲۔ اگر موصی کا وصیت نمبر معلوم نہ ہو تو اس کی ولدیت اور عورت اگر شادی شدہ ہو تو اس کی زوجیت

۳۔ رقم حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائیداد کی۔

۴۔ تاریخ و نمبر رسید منی آرڈر جس کے ذریعہ رقم بھجوائی گئی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلانات نکاح

۱۔ سید عاشق علی صاحب ولد سید امیر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ ناصرہ شاہدہ بنت شیخ عنایت اللہ صاحب آصف آباد مبلغ ڈیڑھ ہزار (-/۱۵۰۰ روپے) حق مہر پر خاکسار نے مورخہ ۶۳-۱۱-۲۹ کو پڑھا۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان ہر دو خاندان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔

نوٹ:۔ سید عاشق علی صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

۲۔ غلام رسول صاحب ولد رحمت خان صاحب نوائی شریف کا نکاح ہمراہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت عبدالحمید صاحب، بعوض مبلغ دو ہزار روپے خاکسار نے ۱۳ر مارچ ۶۴ء بروز جمعہ پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(عبدالغفار فوٹو اسٹیڈیو حیدرآباد)

نوٹ:۔ غلام رسول صاحب نے نکاح کی خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ (مینیجر)

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک نوٹ مضمون ام الالسنہ کے متعلق

(از محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ۔ لائلپور)

خاکسار کی کتاب ام الالسنہ ادارہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ کی طرف سے دسمبر ۱۹۶۲ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کا ایک حصہ چھپنے سے پیشتر ۱۹۶۱ء میں خاکسار نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو دکھایا تھا۔ اس پر آپ نے مندرجہ ذیل نوٹ تحریر فرمایا تھا جو بغرض افادۂ ناظرین پیش ہے ؎

نوشتہ بماند سیہ بر سفید ✦ نویسندہ را نیست فردا امید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

میں نے صرف سرسری طور پر کہیں کہیں سے دیکھا ہے۔ اللہ مبارک کرے اور کامیاب بنائے دعا کی تحریک ہوئی۔

(۱) حوالے زیادہ مکمل اور معین صورت میں دئیے جائیں یعنی کتاب کا پورا نام مصنف کا نام۔ ایڈیشن اور صفحہ وغیرہ۔

(۲) اس بات پر نوٹ ہونا ضروری ہے اور زیادہ وضاحت کے ساتھ compact صورت میں ہونا چاہیئے کہ کیا وجہ ہے کہ عربی زبان کو ام الالسنہ قرار دیا گیا۔

(۳) اس بات پر بھی نوٹ ہونا چاہیئے کہ خدا کی طرف سے دائمی اور عالمگیر شریعت اسی لئے عربی زبان میں نازل کی گئی کہ وہ ام الالسنہ ہے اور اس طرح وہ بالواسطہ تمام ملکوں اور تمام قوموں کی زبان ہے۔ قرآن فرماتا ہے ما ارسلنا من رسولٍ الا بلسان قومہ۔

(۴) عربی کے روٹوں (roots) کے اصولوں پر نوٹ ہونا چاہیئے کہ اس کے حروف میں بھی معانی ہیں اور حروف کے مختلف جوڑوں سے معانی بدل جاتے ہیں وغیرہ۔

(۵) قرآن فرماتا ہے کہ خدا نے زبان کی تعلیم کا آغاز اسماء سے کیا ہے اور یہی قدرتی صورت ہے۔ کئی دوسری زبانوں میں بعد کے بگاڑ کی وجہ سے فعل سے لغت کا آغاز ہوتا ہے۔

(۶) Transliteration کا یہ اصول مدنظر رکھا جائے کہ اس کی بنیاد تلفظ پر نہ رکھی جائے بلکہ تحریری صورت پر رکھی جائے مثلاً وادی الکبیر کو Wadi-al-Kabir لکھا جائے نہ کہ Wadi-ul-Kabir۔

(۷) صرف الفاظ کی ظاہری مشابہت کوئی دلیل نہیں بلکہ یہ مشابہت:۔

(الف) کثرت کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

(ب) ایسی زبانوں میں بھی ملنی چاہیئے جن کے ملکوں میں ہجرت یا انتقال وطن کے ذریعہ کوئی ظاہری ملاپ نہیں ہوا۔

(ج) اس بات کا ثبوت ملنا چاہیئے کہ مشابہت ایسا رنگ رکھتی ہے کہ اس کے نتیجہ میں عربی ہی PARENT زبان ثابت ہوتی ہے نہ کہ کوئی دوسری زبان۔

(د) عربی میں ام ہونے کی مخصوص صلاحیت ثابت ہونی چاہیئے۔

(ھ) اس بات کا تاریخی ثبوت ملنا چاہیئے کہ تاریخی لحاظ سے عربی نے تمام معروف زبانوں پر اثر ڈالا ہے۔"

مطبوعہ کتاب سے ظاہر ہو گا کہ خاکسار نے اپنی بساط کے مطابق اور حتی الوسع مندرجہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھا ہے۔ اس وقت خاکسار حسب ذیل زبانوں کا سراغ عربی تک نکال چکا ہے۔ یعنی انگریزی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ روسی۔ ڈچ۔ سویڈش۔ سپینی۔ آرین روٹ۔ یونانی۔ لاطینی۔ اطالوی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ ہندی۔ چینی۔ جاپانی۔

جاپانی زبان کی لغت کا کثیر حصہ مشتمل بر دو ہزار الفاظ رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے ایک خاص نمبر ماہ مئی سنہ ۱۹۶۴ء میں شائع ہو رہا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ ان دو ہزار الفاظ میں سے چھ سو الفاظ ایسے ہیں جو قرآنی روٹوں پر مبنی ہے۔

خاکسار

محمد احمد مظہر۔ ایڈووکیٹ

لائلپور

درخواستِ دعا

عزیزم کمال الدین حبیب احمد سلمہ ربہ امسال بی۔ ایس سی (آنرز) کا فائنل امتحان گورنمنٹ کالج لاہور سے دے رہا ہے۔

عزیزم کی نمایاں اور اعلیٰ کامیابی کے لئے نیز خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

روشن الدین احمد

واقف زندگی۔ ربوہ

اسلام کو یورپ اور امریکہ میں پھیلانے کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تجاویز

"میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دیگا" (مسیح موعودؑ)

"اسلام کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا میں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کی بد استعمالی سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں اور روحانی امور سے رشتہ مناسبت بالکل کھو بیٹھے ہیں اسلامی تعلیم کی روشنی ظاہر کروں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا اور وہ اپنا کمال ظاہر کرے گا جس کی طرف آیت لیظہرہ علی الدین کلہ میں اشارہ ہے۔"

"سو اب دہی وقت ہے اور ہر ایک شخص روحانی روشنی کا محتاج ہو رہا ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دے کر ایک شخص کو دنیا میں بھیجا وہ کون ہے؟ یہی ہے جو بول رہا ہے۔ رسالہ فتح اسلام میں یہ امر مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ایسے عظیم الشان کاموں کے لئے قوم کے ذی مقدرت لوگوں کی امداد ضروری ہوتی ہے اور اس سے زیادہ اور کونسی مصیبت ہوگی کہ ساری قوم دیکھ رہی ہے کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور وہ وبا پھیل رہی ہے جو کسی آنکھ نے پہلے اس سے نہیں دیکھی تھی۔ اس نازک وقت میں ایک شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے اٹھا اور چاہتا ہے کہ اسلام کا خوب صورت چہرہ تمام دنیا پر ظاہر کرے اور اس کی راہیں مغربی ملکوں کی طرف کھولے لیکن قوم اس کی امداد سے دستکش ہے اور سوء ظن اور دنیا پرستی کی راہ سے بکلی قطع تعلقات کر کے چپ چاپ بیٹھی ہے۔۔۔"

"میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر ایک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔۔۔"

"سو میری صلاح یہ ہے کہ عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں۔ اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں کہ تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان پاس بھیجا جائے میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اُس سے جو میری شاخ اور مجھ ہی میں داخل ہے۔۔۔"

"اس میں کچھ شک نہیں کہ اسلام میں اس قدر صداقت کی روشنی چمک رہی ہے اور اس قدر اس سچائی پر نورانی دلائل موجود ہیں کہ اگر وہ اہل تحقیق کے زیر توجہ لائی جاویں تو یقیناً وہ ہر ایک سلیم العقل کے دل میں گھر کر جاویں لیکن افسوس کہ ابھی وہ دلائل اندرونی طور پر بھی اپنی قوم میں شائع نہیں چہ جائیکہ مخالفوں کے مختلف فرقوں میں شائع ہوں۔ سو انہیں براہین اور دلائل اور حقائق اور معارف کے شائع کرنے کے لئے قوم کی مالی امداد کی حاجت ہے کیا قوم میں کوئی ہے جو اس بات کو سنے!۔۔۔"

"پیارو یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور وہ اپنے دین کو فراموش نہیں کرتا بلکہ تاریکی کے زمانہ میں اس کی مدد فرماتا ہے مصلحت عام کے لئے ایک خاص کر لیتا ہے اور اس پر علوم لدنیہ کے انوار نازل کرتا ہے سو اس نے مجھے جگایا اور سچائی کے لئے میرا دل کھول دیا میری روزانہ زندگی کا آرام اسی میں ہے کہ میں اسی کام میں لگا رہوں بلکہ میں اس کے بغیر جی نہیں سکتا کہ میں اس کا اور اس کے رسول کا اور اس کی کلام کا جلال ظاہر کروں مجھے کسی کی تکفیر کا اندیشہ نہیں اور نہ کچھ پرواہ میرے لئے یہ بس ہے کہ وہ راضی ہو جس نے مجھے بھیجا ہے ہاں میں اس میں لذت دیکھتا ہوں کہ جو کچھ اس نے مجھ پر ظاہر کیا وہ میں سب لوگوں پر ظاہر کروں اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ جو کچھ مجھے دیا گیا ہے وہ دوسروں کو بھی دوں اور دعوت مولیٰ میں ان سب کو شریک کر لوں جو ازل سے بلائے گئے ہیں میں اس مطلب کے پورا کرنے کے لئے قریباً سب کچھ کرنے کے لئے مستعد ہوں۔ اور جانفشانی کے لئے راہ پر کھڑا ہوں لیکن جو امر میرے اختیار میں نہیں میں خداوند قدیر سے چاہتا ہوں کہ وہ آپ اس کو انجام دیوے میں مشاہدہ کر رہا ہوں کہ ایک دست غیبی مجھے مدد دے رہا ہے اور اگرچہ میں تمام فانی انسانوں کی طرح ناتوان اور ضعیف البنیان ہوں تاہم میں دیکھتا ہوں کہ مجھے غیب سے قوت ملتی ہے اور نفسانی قلق کو دبانے والا ایک صبر بھی عطا ہوتا ہے اور میں جو کہتا ہوں کہ ان الٰہی کاموں میں قوم کے ہمدرد مدد کریں وہ بے صبری سے نہیں بلکہ صرف ظاہر کے لحاظ اور اسباب کی رعایت سے کہتا ہوں ورنہ خدا تعالیٰ کے فضل پر میرا دل مطمئن ہے اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا اور میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دے گا۔"

(ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۷۷۱ تا ۷۹۱)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی یہ درد بھری دعائیں خدا تعالیٰ کے عرش پر پہنچیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قبولیت کا شرف بخشا۔ چنانچہ حضور کے تمام ارادے اور امیدیں پوری ہونا شروع ہوگئیں۔ مبارک وہ جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جہاد میں شامل ہوگئے جو منشاء الٰہی کے موافق اسلام کو غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کے رنگ میں شروع ہوا جس کے ذریعہ اسلام کی روشن تصویر تمام دنیا میں پیش کی جا رہی ہے اور خصوصاً اسلام کو یورپ اور امریکہ میں سرعت سے پھیلایا جا رہا ہے۔

پس وہ احمدی احباب جو ابھی تک اس مبارک جہاد میں شامل نہیں ہوئے ان کا فرض ہے کہ فوراً اس میں شریک ہو جائیں اور تحریک جدید کے تحت بڑھ چڑھ کر تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لائیں۔

مرتبہ

چوہدری عبد العزیز واقف زندگی

سیکرٹری تحریک جدید لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

ضرورت ہے

نظارت زراعت میں خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے ایک ایسے کارکن کی انسپکٹر زراعت کے طور پر جو کسی گاؤں میں رہ کر ارد گرد کے دو چار گاؤں میں احباب کی زراعت میں ترقی کے لئے ایسی عملی رہنمائی کرے جس سے نتائج ظاہر ہوں، اس کام کا تجربہ رکھنے والے محکمہ زراعت کے تربیت یافتہ یا سابق محکمہ ترقیات دیہات کی تربیت گاہوں سے تربیت یافتہ احباب اپنی درخواستیں جملہ کوائف اور مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ ۔ ۱ر مئی ۶۳ء تک نظارت زراعت میں بھجوا دیں

تنخواہ کی تعیین قابلیت پر ہوگی۔ مگر کم از کم تنخواہ جس پر کام کرنے کو تیار ہوں۔ درخواست میں درج ہونی چاہیئے۔

(ناظر زراعت)

شکریہ احباب

میرے برادر عزیز ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم مغفور کے سانحہ ارتحال پر جن احباب و اعزہ نے بذریعہ ڈاک میرے اور پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے ان سب حضرات کو فرداً فرداً جواب دینا اس وقت میری ہمت اور طاقت سے باہر ہے بذریعہ اخبار ہذا سب احباب اور اعزہ کا اپنی اور پسماندگان کی طرف سے ان کی تعزیت محبت اور خلوص کا شکریہ ادا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سب صاحبان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہم سب کو مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کی توفیق دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

خاکسار محمد لطیف جے پور (بھارت)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۸ فروری ۱۹۶۲ء تا ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے، ان کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

نمبر	اسماء	پیسے	روپے
۸۱	محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر ربوہ	۰۰	۱۰
۸۲	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۲۴	۱۰۵
۸۳	مکرم میاں غلام احمد صاحب پہریدار بہشتی مقبرہ ربوہ	۰۰	۱۰
۸۴	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۰۰	۲۵
۸۵	مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب 〃	۰۰	۳۰
۸۶	محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ سردار نور احمد صاحب پٹواری کماس ضلع لاہور	۶۸	۳۴
۸۷	مکرم سردار غلام احمد مصطفےٰ صاحب کماس ضلع لاہور	۰۰	۳۲
۸۸	احباب جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک۔ لاہور بذریعہ مکرم چوہدری عبدالستار صاحب	۱۰	۱۵
۸۹	سید محمد یحیٰ انور صاحب و سیدہ نعیمہ صادقہ صاحبہ لاہور چھاؤنی	۰۰	۱۵۰
۹۰	احباب جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم میر خلیل الرحمٰن صاحب	۰۰	۲۲
۹۱	احباب جماعت چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور بذریعہ مکرم چوہدری دوست محمد صاحب	۱۸	۱۲
۹۲	مکرم سید مقبول احمد شاہ صاحب سرہادی ضلع سانگھڑ (سندھ)	۰۰	۸۰
۹۳	مکرم سلیم چوہدری صاحب خوشاب ضلع سرگودھا منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۰۰	۱۵
۹۴	مکرم مخدوم محمد ایوب صاحب میانی ضلع سرگودھا	۰۰	۳۵
۹۵	احباب جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم میر خلیل الرحمٰن صاحب	۰۰	۱۲
۹۶	مکرم میاں اللہ الدین صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا	۰۰	۳۰
۹۷	مکرم جناب عبدالکریم صاحب کمیشن آفیسر لاہور	۰۰	۴۰
۹۸	مکرم ڈاکٹر تنویر الاسلام صاحب کراچی	۰۰	۲۰
۹۹	مکرم جناب افضال احمد صاحب کراچی	۰۰	۲۰
۱۰۰	دوکانداران غلہ منڈی ربوہ بذریعہ مکرم مولوی حسن دین صاحب	۱۵	۲۱

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ایک مجاہد تحریک جدید کا تجربہ

مکرم ملک انور احمد صاحب راولپنڈی سے ۲۳.۷۵ روپے چندہ تحریک جدید ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"بہت خواہش تھی کہ چندہ تحریک جدید جلدی سے جلدی ادا کر دوں۔ کیونکہ تجربہ ہے کہ یہ چندہ ادا کرنے سے بہت مشکلات اور بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور مالی تنگی بھی دور ہو جاتی ہے"

اکثر مجاہدین تحریک جدید کو تجربہ حاصل ہوا ہوگا۔ پس اس چندہ کی ادائیگی میں مخلصانہ عجلت سے کام لینا چاہیئے کہ فاستبقوا الخیرات ارشاد خداوندی ہے۔ وکیل المال تحریک جدید

درخواست دعا

(۱) میری اہلیہ گزشتہ سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن بھی کروایا گیا ہے۔ مگر ابھی مکمل طور پر آرام نہیں آیا۔ احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرزا سیف علی بیگ رسول ضلع گجرات

(۲) میرا لڑکا عزیز عنایت اللہ ایک قتل کے کیس میں ماخوذ ہے۔ کیس سشن کورٹ حیدرآباد میں آگیا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ مولا کریم میرے بچے کو باعزت بری فرمائے۔ اللہ دتہ لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر

— ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے —

انسداد حقہ نوشی

جب سے نظارت ہذا نے حقہ نوشی و تمباکو نوشی کے انسداد کی مہم شروع کی ہے، خدا کے فضل سے بہت سے احباب نے تمباکو نوشی اور حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ تازہ اطلاع ہے کہ غلام محمد صاحب آف میانی حال دارالرحمت غربی ربوہ اور سید محمد سلیمان صاحب دفتر الفرقان ربوہ نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ عبدالشکور صاحب ظفر ہاشمی کا بیان ہے کہ دونوں میاں بیوی نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو استقامت عطا فرمائے اور نیک نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا۔ لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔" (البدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں۔ مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے" (البدر ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

اعلان "نظارت تجارت و صنعت"

برائے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ

جولائی ۱۹۶۳ء اور اس کے بعد اخبار الفضل میں متعدد بار تاجر و صنعت کار احباب کی فہرستیں طلب کی گئی ہیں مگر جماعتوں نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مکمل فہرست آئی ہے۔

(۱) راولپنڈی ۲۔ جہلم ۳۔ پشاور اور اس کے علاوہ چند احباب نے انفرادی طور پر اس کی تعمیل کی مگر ابھی تک کثرت سے بڑی بڑی جماعتیں مثلاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائل پور۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ گجرات۔ سرگودہا۔ شیخوپورہ۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ بہاول پور۔ رحیم یار خان۔ نواب شاہ سندھ وغیرہ وغیرہ کے احباب نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔

لہذا بذریعہ اعلان ہذا امرائے جماعت ہائے احمدیہ و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے حلقہ سے احمدی تاجر و صناع احباب خواہ وہ بڑے کام کرتے ہوں یا معمولی ان کی فہرست جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں نظارت تجارت و صنعت میں یکم مئی ۱۹۶۴ء تک بھجوا دیں۔

کوائف

۱۔ اپنا کاروباری نام یا فرم کا نام۔

۲۔ کاروبار کی تفصیل۔ اگر تاجر ہوں تو تجارت کے متعلق اگر صناع یا صنعت کار یا فیکٹری وغیرہ کے مالک ہیں تو اس کی تفصیل مثلاً جنرل مرچنٹ۔ صراف۔ ڈاکٹر و حکیم۔ کیمسٹ و ڈرگسٹ و کلاتھ امپورٹرز اور کلیرنس ایجنٹس وغیرہ۔ ورکشاپ سپیر پارٹ ڈیلرز (SPARE PART DEALERS) باڈی بلڈرز۔ مکینیکل فٹنگ و مرمت ریڈیو ڈیلرز یا ریڈیو کی مرمت کا کام۔ فوٹو گرافرز۔ کنٹریکٹرز و سپلائرز سائنس و سرجری کے اوزار بنانے یا اس کا کاروبار کرنے والے پرنٹنگ پریس و کتب فروش۔ فرنیچر میکرز الیکٹرک فٹنگ۔ مرمت ریفریجریٹرز کا کاروبار کرنے والے معہ مرمت ہوٹل و ریسٹورنٹ۔ موٹروں کا کاروبار پٹرول پمپ۔ کپڑے کے ٹکڑوں یا ولایتی پرانے کپڑوں کا کاروبار کرنے والے سبز اور خشک پھل، سبزیاں وغیرہ بھیجنے والے اور سپلائی کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔

تا کہ تجارتی و صنعتی کمیٹی ان مقاصد کو پورا کر سکے جس کے لئے وہ بنائی گئی ہے اور جس کا اعلان ۷ جولائی ۶۳ء، ۱۳ جولائی و ۳۰ جولائی ۶۳ء کے اخبار الفضل میں ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس طرف خاص توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(ناظر تجارت و صنعت)

درخواستِ دعا

میری بچی بشریٰ سلطانہ مورخہ ۲۸ اپریل ۶۲ء کو سیکنڈ ایر کا امتحان دے رہی ہے اس کی کامیابی کے لئے بزرگان و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (چوہدری نذیر احمد سکن ۱۹۵ (احمد پور شرقیہ)

نوٹ: مکرم چوہدری صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل جاری کرایا ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۸ اپریل۔ بھارت کے وزیر محکمہ داخلہ مسٹر لال بہادری شاستری نے شیخ عبداللہ کو زبان بندی کا حکم دے دیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کو بھارت سے الگ کرنے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے اسے ختم کر دیں۔ مقبوضہ کشمیر بھارت کا حصہ ہے اور اسے کسی صورت میں بھارت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔

بھارتی وزیر لوک سبھا میں کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کے متعلق ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ عبداللہ کو بھارت کے خلاف اور بھارت سے مقبوضہ کشمیر کی علیحدگی سے متعلق تقریریں کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔ بھارت شیخ عبداللہ کی نفرت انگیز تقریریں سن کر تنگ آ گیا ہے اور اب انہیں ایسا کرنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی۔

مسٹر شاستری نے کہا کہ شیخ عبداللہ نے رہائی کے بعد بھارت سے مقبوضہ کشمیر کے الحاق کے خلاف جو سیاسی مہم شروع کر دی ہے اس سے ہمیں بے حد دکھ پہنچا ہے۔ ہمیں شیخ صاحب کی رہائی سے قبل قطعاً یہ معلوم نہ تھا کہ ان کے نظریات کیا ہیں۔ بھارتی وزیر نے مزید کہا کہ ہم عرصے سے بھارت کے خلاف زہر افشانی برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں لیکن اب مزید مخالفت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

• سرینگر ۲۸۔ اپریل۔ شیخ عبداللہ نے کل یہاں سیاحوں کی کارپوریشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے لوگ حق کی خاطر لڑ رہے ہیں اور آخر کار وہی جیتیں گے۔

• واشنگٹن ۲۸۔ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ ہندوستان کو جو فوجی امداد دی جا رہی ہے وہ غیر منصفانہ ہے اور آزاد دنیا کے مفادات کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان بالآخر بات چیت کے ذریعہ چین کے ساتھ اپنا تنازعہ حل کرے گا۔ مسٹر بھٹو سینٹو کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے آجکل یہاں آئے ہوئے ہیں۔

• کراچی ۲۸۔ اپریل کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سوڈان کے وزیر اعظم جنرل ابراہیم عبود ۳ر مئی کو پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورہ پر پہنچیں گے۔ انہیں دورہ کی دعوت صدر ایوب نے دی تھی۔ کراچی کے ہوائی اڈہ پر صدر ایوب خود معزز مہمان کا استقبال کریں گے۔

جنرل عبود راولپنڈی لاہور اور ڈھاکہ کا دورہ کریں گے اور راولپنڈی میں صدر ایوب سے افریقہ، ایشیا اور بین الاقوامی مسائل پر بات چیت کریں گے۔ مزید برآں دونوں ملکوں میں تجارتی تعلقات بڑھانے کے امکانات بھی زیر غور آئیں گے۔

• نئی دہلی ۲۸ر اپریل پورے بھارت سے مسلمانوں کو نکالنے کا ایک منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے جسے جن سنگھیوں اور مہاسبھائیوں کے علاوہ مقتدر کانگریسی رہنماؤں کی حمایت بھی حاصل ہے اس سلسلے میں حال ہی میں گوونڈنگر میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو علی الاز جلد بھارت سے نکال دیا جائے قرارداد میں اس دعوے کا اعادہ کیا گیا ہے کہ آسام کے مسلمانوں کی اکثریت پاکستانی باشندوں پر مشتمل ہے جو ناجائز طور پر بھارت میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بنگال اور آسام سے اب تک اڑھائی لاکھ بھارتی مسلمان مشرقی پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں اور بھارت کے دوسرے علاقوں سے مسلمانوں کا جبری انخلاء جاری ہے۔ ہر روز بڑی تعداد میں مسلمان پاکستان کی سرحدوں میں داخل ہو رہے ہیں ان میں راجستھان کا علاقہ بھی شامل ہے جہاں سے حال ہی میں سینکڑوں مسلمان ہجرت کر کے مغربی پاکستان پہنچے ہیں۔

• ماسکو ۲۸ر اپریل روسی انجینئروں نے ازبکستان کے تاریخی شہر سمرقند کو بچانے کے لئے زبردست جدوجہد شروع کر دی ہے وہ ان پہاڑی چٹانوں کو ڈائنامیٹ سے اڑانے کی تیاری کر رہے ہیں جن کے نواحی دریا ذرافشاں میں گرنے سے پانی کا رخ سمرقند کی طرف ہو گیا ہے اور جس کی وجہ سے اس شہر کے غرق ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔

پہاڑی چٹانیں زبردست بارشوں اور زلزلہ کی وجہ سے دریا میں گری تھیں اور ان کی وجہ سے دریا میں کئی سو فٹ اونچا بند بن گیا تھا جس نے پانی کو روک کر دریا کو جھیل میں تبدیل کر دیا۔ یہ پانی سمرقند میں داخل ہو رہا ہے۔ اور اس کی سطح ہر لحظہ بلند ہو رہی ہے۔

• کھٹمنڈو ۲۸۔ اپریل نیپال کے سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ نیپال اور ان کی ملکہ جون کے اوائل میں تین روزہ غیر سرکاری دورے پر پاکستان آئیں گے۔

شاہ مہندرا اور ملکہ کراچی میں تین روز قیام کے بعد اپنے خاص طیارہ میں سیدھے کھٹمنڈو روانہ ہو جائیں گے۔

• لاہور ۲۸۔ اپریل لاہور سے پندرہ میل دور مریدکے کے قریب کار اور ٹرک کے خوفناک تصادم میں پاکستانی افواج کے کرنل عمر خان اور لفٹیننٹ کرنل محمد ایاز فاروقی ہلاک ہو گئے۔ میجر خان بہادر۔ دفعدار عبدالعزیز اور سپاہی محمد حسن زخمی ہو گئے۔ جنہیں فوری طور پر ملٹری کمبائنڈ ہسپتال لاہور میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں ان کی حالت خطرے سے باہر بیان کی جاتی ہے۔

پولیس نے ٹرک ڈرائیور اصغر علی شاہ کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

ڈھاکہ ۲۸ر اپریل۔ بیگم شمس النہار محمود کے انتقال سے قومی اسمبلی کی جو نشست خالی ہوئی تھی اس کے لئے مشرقی پاکستان کی صوبائی مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل کی اہلیہ مسز مریم ہاشم الدین احمد منتخب ہو گئیں۔

•۔ کراچی ۲۸ر اپریل۔ ۶۵-۱۹۶۴ء کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام منظوری کے لئے ۹ر مئی کو ڈھاکہ میں قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا توقع ہے کہ اجلاس کی صدارت صدر ایوب کریں گے۔ صوبائی گورنروں کے علاوہ مرکزی وزیر خزانہ جناب محمد شعیب بھی اجلاس میں شرکت کریں گے اجلاس میں تیسرے پنج سالہ منصوبہ کی "گائیڈ لائنز" پر بھی غور کیا جائے گا۔

•۔ لاہور ۲۸ر اپریل۔ ملک میں صنعتی ترقی کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے ۲۹ر اپریل کو کراچی میں اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس منعقد ہو گی یہ بات کل یہاں مرکزی وزیر صنعت جناب عبداللہ المحمود نے بتائی۔ وزیر صنعت نے جو ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر رکے تھے۔ اخبار نویسوں کو بتایا کہ کانفرنس میں محکمہ صنعت کے اعلیٰ حکام شرکت کریں گے اور اس میں پاکستان میں کاریں، ٹرک اور دوسری گاڑیوں کے اسمبل کرنے کے تناسب پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں دوسرے پانچ سالہ منصوبے میں صنعتی شعبہ کی ضروریات کا اندازہ بھی کیا جائے گا ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ مرکزی حکومت مشرقی پاکستان میں آٹھ کروڑ روپے کے خرچ سے عمدہ کاغذ بنانے کا کارخانہ قائم کرنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے کارخانہ قائم کرنے کا منصوبہ تیار ہو چکا ہے اور اب صرف سکیم کی منظوری کا مرحلہ باقی ہے انہوں نے بتایا کہ مجوزہ کارخانہ عمدہ کاغذ تیار کرے گا انہوں نے مزید بتایا کہ مجوزہ کارخانہ راجشاہی ڈویژن میں قائم کیا جائے گا۔ اس کے لئے موزوں جگہ تلاش کی جا رہی ہے۔

•۔ نئی دہلی ۲۸۔ اپریل۔ بھارت میں پھر فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے ہیں اس مرتبہ گجرات کے علاقہ کاٹھیاواڑ میں فساد ہوا جس میں تین مسلمانوں کو چاقو گھونپ کر شہید اور ایک کو زخمی کر دیا گیا فساد کی تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہو سکیں۔

•۔ راولپنڈی ۲۸ر اپریل۔ باخبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ قومی اسمبلی کا بجٹ سیشن مئی کے تیسرے ہفتے میں کسی وقت شروع ہو گا۔ لیکن اجلاس ۲۰ر مئی سے پہلے شروع نہیں ہو گا۔

•۔ قرطبہ ۲۸ر اپریل۔ کل قرطبہ میں ایک بس کے دریا میں گرنے سے فٹ بال کے شوقین تیرہ افراد ہلاک ہو گئے بتایا گیا ہے کہ بس ایک رکاوٹ سے ٹکرائی اور ایک سو فٹ گہرے دریا میں گر پڑی بس میں فٹ بال کے شوقین پندرہ افراد سوار تھے اور وہ ایک قریبی سٹیشن پر فٹ بال کا میچ دیکھنے کے لئے جا رہے تھے صرف دو افراد زندہ بچ سکے بعد ازاں کرین کے ذریعے نعشوں اور بس کو دریا سے نکالا گیا

•۔ بہاولنگر ۲۸ر اپریل۔ بھارتی علاقے راجستھان سے ۱۲ر اپریل کو ۸۰ مسلمان جبری طور پر پاکستان میں دھکیل دیئے گئے دریں اثناء جن مسلمان خاندانوں کو سرحد کے قریب زمین دی گئی تھی انہوں نے بھی بھارتی مظالم سے تنگ آ کر وہ زمین چھوڑ دی ہے۔

ضروری اعلان

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ فضل عمر ماڈل سکول کے ساتھ بورڈنگ ہاؤس کا انتظام نہیں لیکن دوسرے شہروں سے متعدد خطوط وصول ہونے پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ اگر باہر سے آنے والے بچوں کی معقول تعداد کا اندازہ ہو جائے تو بورڈنگ کا اجراء کر دیا جائے چنانچہ احباب کرام سے گزارش ہے کہ وہ ۱۵ر مئی ۱۹۶۴ء تک ہمیں اپنے فیصلہ سے اطلاع دیں تاکہ ضروری امور اور اخراجات کا اندازہ کیا جا سکے۔

نوٹ:۔ ہوسٹل میں رہائش کے لئے کم از کم آٹھ سال کی عمر تک کا بچہ ہو اس سے کم نہیں)

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر ماڈل سکول۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ساکن گھیانہ ضلع گجرات کافی دنوں سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

(خاکسار محمد سعید دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۰۵۲